بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید

اور

عذابِ قبر

تالیف

عظیم اسکالر علامہ صفی الرحمٰن مبارکپوری (صاحب الرحیق المختوم)

مقدمہ ونظر ثانی: محمد افضل الأثری

ناشر

مکتبة السنة - الدار السلفية لنشر التراث الاسلامی

18- سفید مسجد، سولجر بازار نمبر 1' کراچی 74400

فون 7226509 فیکس: 92-21-2419580

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلۂ مطبوعات مکتبۃ السنۃ - 48

نام کتاب : قرآنِ مجید اور عذابِ قبر

مؤلف : علامہ صفی الرحمٰن مبارکپوری حفظہ اللہ تعالیٰ

مضمون : عقیدہ/ عذاب وثوابِ قبر

پیش لفظ : دیندار خاں محمدی

تقدیم : محمد افضل الاثری

تعداد صفحات :32 سائز : 20x30=16

قیمت :[illegible] روپے اشاعت اول: باہتمام ابوالکلام وسیم العمری

ناظم مکتبہ اشاعت حدیث دہلی 1984م

پاکستان میں پہلی بار : کمپیوٹرایڈیشن جمادی الاول 1423ھ 2002م

کمپوزنگ : السنۃ کمپوزنگ سینٹر۔ فون: 4525502

ناشر

مکتبۃ السنۃ ۔ الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی

18-سفید مسجد ۔سولجر بازار نمبر1۔کراچی 74400

فون:7226509 فیکس:92-21-2419580

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ از ناشر

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنِ اقْتَدٰى بِهَدْيِهِ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ-أَمَّا بَعْدُ:

عقیدۂ عذاب وثوابِ قبر قرآنِ مجید' احادیث متواترہ واجماع امت سے ثابت ہے۔ اللہ عزوجل نے قرآنِ مجید' سورۃ البقرہ شروع کی پانچ آیات میں اہل ایمان کے پانچ معتقدات ذکر کیے ہیں جن میں پہلی صفت اللہ نے یہ بیان کی ہے:﴿اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ﴾ وہ لوگ غیب کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں-اور پانچویں صفت اللہ نے یہ بیان کی ہے﴿وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ﴾ اور آخرت کے ساتھ وہ یقین رکھتے ہیں۔

جس طرح دنیا میں انسان کے آنے کے لئے ماں کا پیٹ پہلی منزل ہے اور اس کی کیفیات دنیا کی زندگی سے مختلف ہیں' بعینہٖ اس دنیا سے اخروی زندگی کی طرف منتقل ہونے کے اعتبار سے قبر کا مقام اور درجہ ہے اور اس کی کیفیات کو ہم دنیا کی زندگی پر قیاس نہیں کر سکتے -قبر کی زندگی اُخروی زندگی کے اعتبار سے پہلی منزل ہے۔

جناب سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے متعلق امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع ترمذی اور امام ابن ماجہ نے سنن ابن ماجہ میں ذکر

کیا ہے:۔" عَنْ هَانِيءٍ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ بَكَى، حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ، فَقِيلَ لَهُ: تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ، وَإِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ)) قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا الْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ)) (1).

ترجمہ:" ہانی عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام فرماتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی کسی قبر پر ٹھہرتے اتنا روتے کہ ان کی داڑھی بھیگ جاتی ان سے سوال کیا گیا کہ آپ جنت اور جہنم کو یاد کرتے ہیں تو نہیں روتے اور اس (قبر) سے روتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بے شک قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات پا گیا تو اس کے بعد آسانیاں ہیں اور اگر اس سے نجات نہ پا سکا تو جو کچھ اس کے بعد ہے وہ اس سے بہت زیادہ سخت ہے- اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اس سے

(1)۔ صحیح ترمذی جلد:2 ،ص:267- ح:1878-2424- علامہ ناصر الدین البانی نے صحیح سنن ابن ماجہ حدیث:4267 اور مشکوٰۃ المصابیح میں بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس کو "حسن" کہا ہے۔

زیادہ سخت اور پریشان کن کوئی بھی منظر نہیں دیکھا''۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قبر آخرت کی زندگی کے اعتبار سے پہلی منزل ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنی نماز میں عذاب قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

عذابِ قبر سے پناہ کی دُعا

" عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَدْعُوْ فِی الصَّلَاةِ۔ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَ الْمَغْرَمِ"۔ (1)

ترجمہ: ''ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے'' اے اللہ! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور زندگی کے فتنے اور موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

اہل سنت کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ عذاب وثواب قبر برحق ہے اور یہ قرآنِ مجید احادیث

---

(1) بخاری۔ کتاب الأذان، باب الدعاء قبل السلام- حدیث نمبر: 832، 6368، 6375، 6376، 6377۔

متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

عقیدہ کے موضوع پر ہر کتاب میں اس کا ذکر ہے اور متقدمین و متأخرین ائمہ اہلِ سنت نے اس کو عقیدہ کی مباحث میں ذکر کیا ہے، چند ایک کی عبارات ملاحظہ فرمائیں:۔

① جیسا کہ امام تقی الدین المقدسی ف:600ھ اپنی کتاب ''عقیدۃ الحافظ'' میں لکھتے ہیں۔

154- وَالْإِيمَانُ بِعَذَابِ الْقَبْرِ حَقٌّ وَاجِبٌ وَفَرْضٌ لَازِمٌ.

155-رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ أَبُو أَيُّوبَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَأَبُو بَكْرَةَ، وَأَبُو رَافِعٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَعَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُخْتُهَا أَسْمَاءُ وَغَيْرُهُمْ ❶

یعنی عذابِ قبر کے ساتھ ایمان لانا حق ہے، واجب ہے اور فرض ہے، لازم ہے۔اس کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علی بن ابی طالب اور ابو ایوب اور زید بن ثابت اور انس بن مالک اور ابو ہریرۃ اور ابو رافع اور عثمان بن ابی العاص اور عبداللہ بن عباس اور جابر بن عبداللہ اور عائشہ ام المومنین اور ان کی بہن اسماء نے روایت کیا ہے۔

---

❶۔ عقیدۃ الحافظ تقی الدین عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی ف: 600ھ طبع دارالافتاء والارشاد سعودیہ عربیہ 1411ھ

② اور امام موفق الدین المقدسی ف:620ھ لکھتے ہیں:۔

"وَعَذَابُ الْقَبْرِ وَنَعِيمُهُ حَقٌّ' وَقَدِ اسْتَعَاذَ مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِهِ فِي كُلِّ صَلَاةٍ' وَفِتْنَةُ الْقَبْرِ حَقٌّ وَسُوَالُ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ حَقٌّ"۔ ❶

یعنی عذابِ قبر اور اس کی نعمتیں برحق ہیں اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے پناہ مانگی ہے اور ہر نماز میں اس سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔قبر کی آزمائش برحق ہے اور منکر نکیر کا سوال برحق ہے۔

③ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"فَأَمَّا أَحَادِيثُ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمَسْأَلَةُ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ: فَكَثِيرَةٌ مُتَوَاتِرَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"۔ ❷

یعنی عذابِ قبر کی احادیث اور منکر اور نکیر کے سوال کرنے کی احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ہیں' متواتر ہیں۔

---

❶۔ لمعة الاعتقاد' الهادى إلى سبيل الرشاد للإمام موفق الدين أبى محمد عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامه المقدسى ف:620ھ–طبع مع شرح الارشاد ۔شیخ عبد الله بن عبدالرحمن جبرين ط:دار طيبه سعوديه 1418ھ ص:268 مع شرح شيخ عثيمين ط: دار ابن خزيمه ص:128–متن طبع المكتب الإسلامى 1389ھ/ص:32/31۔

❷۔ مجموع فتاوى شيخ الإسلام ابن تيميه 4/285۔

اسی طرح امام ابن تیمیہ کی اور عبارتیں ملاحظہ فرمائیں:۔

(ب) ”وَمِنَ الْإِيْمَانِ بِالْيَوْمِ الْآخِرِ الْإِيْمَانُ بِكُلِّ مَا أَخْبَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَكُوْنُ بَعْدَ الْمَوْتِ، فَيُؤْمِنُوْنَ بِفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَبِعَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعِيْمِهٖ“ ❶

”یعنی ایمان بالآخرت کا حصہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مابعد الموت کے بارے میں جو کچھ خبر دی ہے ان سب کے ساتھ ایمان لاتے ہوئے انسان فتنۂ قبر اور عذابِ قبر اور ثواب قبر پر بھی ایمان رکھے“۔

مزید لکھتے ہیں:۔(ج) ”فَأَمَّا الْفِتْنَةُ ...... ثُمَّ بَعْدَ هٰذِهِ الْفِتْنَةِ إِمَّا نَعِيْمٌ وَإِمَّا عَذَابٌ“۔(حواله أيضا)

”یعنی قبر کا امتحان اس کے بعد نعمت، آرام یا عذاب ہوگا“۔

④ امام ابو حاتم رازی لکھتے ہیں:۔

”وَعَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ-وَمُنْكَرٌ وَنَكِيْرٌ حَقٌّ“ ❷۔

”اور عذاب قبر برحق ہے اور منکر نکیر برحق ہیں“۔

---

❶۔ العقيدة الواسطية مع شرح الفوزان ص:107ط: دار السلام/طبع مع المجموعة العلمية ص:78۔

❷۔ أصل السنة وإعتقاد الدين ص: 22 أبو محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم الرازي ف:327ھ-طبع في روائع التراث/جمع و تحقيق محمد عزير شمس/طبع دار السلفية بومبائی 1412ھ۔

⑤ امام طحاوی لکھتے ہیں:۔

”وَبِعَذَابِ الْقَبْرِ لِمَنْ كَانَ أَهْلًا وَسُؤَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ فِي قَبْرِهِ: عَنْ رَبِّهِ وَدِينِهِ وَنَبِيِّهِ عَلَى مَاجَاءَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَالْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النِّيرَانِ“۔ ❶

یعنی ہم عذابِ قبر پر ایمان رکھتے ہیں اس شخص کے لئے جو اس کا مستحق ہے اور منکر اور نکیر کا اس کی قبر میں سوال کرنے پر بھی ایمان رکھتے ہیں: اس کے رب کے بارے میں اور اس کے دین کے بارے میں اور اس کے نبی کے بارے میں جیسا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے احادیث آ چکی ہیں۔ اور قبر جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

⑥ امام ابوالحسن الاشعری فرماتے ہیں:۔

”وَأَنْكَرَتِ الْمُعْتَزِلَةُ عَذَابَ الْقَبْرِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وُجُوهٍ كَثِيرَةٍ وَرُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ- وَمَا رُوِيَ عَنْ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أَنَّهُ أَنْكَرَهُ وَنَفَاهُ وَجَحَدَهُ فَوَجَبَ أَنْ يَّكُونَ إِجْمَاعًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

❶۔ العقيدة الطحاوية مع شرح و تعليق الألباني ص:72-73۔

وَسَلَّمَ "❶

معتزلہ نے عذابِ قبر کا انکار کیا ہے جبکہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت ساری سندوں سے اس کی روایت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے بھی، اور ان میں سے کسی ایک سے بھی یہ روایت نہیں ملتی کہ انہوں نے اس کا انکار کیا ہو اور اس کو نہ مانا ہو اور اس کی نفی کی ہو۔ پس ثابت ہوا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کا اس پر اجماع ہے۔

تو ثابت ہوا کہ عذابِ قبر کا عقیدہ اہل سنت کا عقیدہ ہے اور اس سے انحراف کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُمت مسلمہ کے اجماع کے خلاف ہے۔

⑦ امام ابوبکر اسماعیلی ف: 371ھ اپنی کتاب "اعتقاد ائمۃ الحدیث" ص: 69 میں لکھتے ہیں:۔

"وَيَقُولُونَ إِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ يُعَذِّبُ اللّٰهُ مَنِ اسْتَحَقَّهُ إِنْ شَاءَ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَّيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ﴾"۔

اہلِ سنت کا عقیدہ ہے کہ عذابِ قبر برحق ہے اللہ اس کے مستحق کو چاہے تو عذاب دے اور چاہے اس سے درگذر فرمائے۔

---

❶۔ الإبانة عن اصول الديانة -ص: 215 الباب الخامس عشر- الكلام فی عذاب القبر -للإمام أبی الحسين علی بن اسماعيل الأشعری- طبع جامعه إسلاميه مدينه منوره ط: 5/1410ھ-

⑧ امام ابن ابی العز شرح العقیدہ الطحاویہ (ص:450) میں لکھتے ہیں:۔

"وَقَدْتَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُعَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثُبُوْتِ عَذَابِ الْقَبْرِوَنَعِيْمِهٖ لِمَنْ كَانَ لِذٰلِكَ أَهْلًا- وَسُؤَالِ الْمَلَكَيْنِ، فَيَجِبُ إِعْتِقَادُ ثُبُوْتِ ذٰلِكَ وَالْإِيْمَانُ بِهٖ وَلَانَتَكَلَّمُ فِيْ كَيْفِيَّتِهٖ إِذْلَيْسَ لِلْعَقْلِ وُقُوْفٌ عَلٰى كَيْفِيَّتِهٖ لِكَوْنِهٖ لَاعَهْدَلَهٗ بِهٖ فِيْ هٰذَا الدَّارِ وَالشَّرْعُ لَايَأْتِيْ بِمَا تَحِيْلُهُ الْعُقُوْلُ، وَلٰكِنَّهٗ قَدْيَأْتِيْ بِمَا تُحَارُفِيْهِ الْعُقُوْلُ"۔

"یعنی عذابِ قبر اور ثوابِ قبر احادیث متواترہ سے ثابت ہے ان کے ثبوت اور ان کے ساتھ ایمان لانے کا عقیدہ واجب ہے اور ہم اس کی کیفیت کے بارے میں گفتگو نہیں کرتے اس لئے کہ انسانی عقل اس کی کیفیت پر اطلاع نہیں رکھ سکتی اس لئے کہ اس کا اس دنیا سے کوئی تعلق نہیں۔ اور شریعت ایسی چیز کو نہیں لاتی جس کو انسانی عقل محال سمجھے البتہ محیر العقول چیزیں بیان کرتی ہے"۔

⑨ علامہ ناصر الدین البانی عقیدہ طحاویہ کی تعلیقات میں عذابِ قبر کی احادیث کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"وَهُوَمَنْصُوْصٌ عَلَيْهِ فِيْ أَحَادِيْثَ كَثِيْرَةٍ بَلَغَتْ حَدَّالتَّوَاتُرِ......

فَيَجِبُ الْإِعْتِقَادُ بِهٖ"۔

یعنی" عذاب وثواب قبر کی احادیث متواتر درجہ کی ہیں ان پر ایمان لانا واجب ہے"۔

⑩ شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن جبرین " لمعة الاعتقاد" کی شرح میں لکھتے ہیں:۔

"وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِنَ الْأَحَادِيْثِ الْكَثِيْرَةِ الَّتِى تَبْلُغُ حَدَّ التَّوَاتُرِ -وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْمَا سَبَقَ أَنَّ الْفَلَاسِفَةَ وَنَحْوَهُمْ اسْتَبْعَدُوْا عَذَابَ الْقَبْرِ"۔

یعنی عذاب قبر کی احادیث تواتر کے درجہ کی ہیں اور فلاسفہ وغیرہ نے عذاب قبر کو بعید سمجھا ہے۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین " لمعة الاعتقاد" کی شرح میں لکھتے ہیں:۔

" عَذَابُ الْقَبْرِ اَوْ نَعِيْمُهٗ حَقٌّ ثَابِتٌ بِظَاهِرِ الْقُرْآنِ وَصَرِيْحِ السُّنَّةِ وَإِجْمَاعِ أَهْلِ السُّنَّةِ.... وَقَدِ اتَّفَقَ السَّلَفُ وَأَهْلُ السُّنَّةِ عَلٰى إِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعِيْمِهٖ... وَأَنْكَرَ الْمُلَاحِدَةُ عَذَابَ الْقَبْرِ"۔

یعنی عذابِ قبر اور ثوابِ قبر ظاہر قرآن اور صریح سنت اور اہل سنت کے اجماع سے ثابت ہے البتہ ملحدین نے عذابِ قبر کا انکار کیا ہے۔

⑪ ڈاکٹر صالح الفوزان شرح عقیدہ واسطیہ میں لکھتے ہیں: "وَأَنْكَرَ عَذَابَ الْقَبْرِ الْمُعْتَزِلَةُ " یعنی عذابِ قبر کا انکار معتزلہ نے کیا ہے۔

⑫ ابوالفیض الکتانی نے اپنی کتاب: "نظم المتناثر من الحدیث المتواتر" ص:84 پر لکھا ہے:۔

" أَحَادِيثُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ذَكَرَ غَيْرُ وَاحِدٍ أَنَّهَا مُتَوَاتِرَةٌ......"۔ الخ

یعنی "عذاب قبر سے پناہ کی حدیثیں متواتر ہیں"۔

⑬ امام محمد بن حسین آجری عذاب قبر کی آیات اور احادیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: مَا أَسْوَأَ حَالُ مَنْ كَذَّبَ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيثِ، لَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا- وَخَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا- (الشريعة ص:364)

یعنی "اس شخص کا کتنا ہی برا حال ہے جو ان احادیث کی تکذیب کرتا ہے یقیناً وہ بہت دور کی گمراہی میں چلا گیا اور کھلم کھلا خسارے میں جا پڑا"۔

علامہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے تاریخ بغداد میں جلد: 7 ص: 66 پر ذکر فرمایا ہے:-

"لَمَّا مَاتَ بِشْرُ بْنُ غِيَاثِ نِالْمُرِّيْسِيُّ لَمْ يَشْهَدْ جَنَازَتَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالسُّنَّةِ أَحَدٌ إِلَّا عُبَيْدُ نِالشُّوْنِيْزِيُّ ، فَلَمَّا رَجَعَ مِنْ جَنَازَةِ الْمُرِّيْسِيِّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ، قَالُوْا: يَاعَدُوَّ اللّٰهِ تَنْتَحِلُ السُّنَّةَ وَالْجَمَاعَةَ وَتَشْهَدُ جَنَازَةَ الْمُرِّيْسِيِّ ؟ قَالَ: اَنْظِرُوْنِيْ حَتّٰى أُخْبِرَكُمْ ، مَاشَهِدْتُّ جَنَازَةً رَجَوْتُ فِيْهَامِنَ أَيالْأَ جْرِمَارَجَوْتُ فِيْ شُهُوْدِجَنَازَتِهٖ ، لَمَّاوُضِعَ فِيْ مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ - قُمْتُ فِي الصَّفِّ فَقُلْتُ : اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ هٰذَا كَانَ لَايُؤْمِنُ بِرُؤْيَتِكَ فِي الْاٰخِرَةِ ، اَللّٰهُمَّ فَأَحْجِبْهُ عَنِ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ يَوْمَ يَنْظُرُ اِلَيْكَ الْمُؤْمِنُوْنَ - اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ هٰذَا كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِعَذَابِ الْقَبْرِ ، اَللّٰهُمَّ فَعَذِّبْهُ الْيَوْمَ فِيْ قَبْرِهٖ عَذَابًا لَمْ تُعَذِّبْهُ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ هٰذَا كَانَ يُنْكِرُالْمِيْزَانَ ، اَللّٰهُمَّ فَخَفِّفْ مِيْزَانَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ هٰذَا كَانَ يُنْكِرُ الشَّفَاعَةَ ، اَللّٰهُمَّ فَلَا تُشَفِّعْ فِيْهِ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ 'قَالَ فَسَكَتُوْا عَنْهُ وَضَحِكُوْا "

یعنی ''جب بشر بن غیاث مریسی مر گیا تو اس کے جنازہ میں اہل سنت میں سے عبید شونیزی کے علاوہ کوئی بھی شریک نہیں ہوا اور جب وہ جنازہ سے واپس آئے تو اہل سنت نے اس کو ملامت کی تو اس نے کہا کہ مجھے مہلت دو میں تمہیں بتلاتا ہوں' میں اس کے جنازے میں کیا اجر وثواب کی امید لے کر شریک ہوا تھا' اس میں انہوں نے متعدد چیزوں کے ساتھ یہ چیز بھی بیان کی کہ میں نے اس کے متعلق یہ دعا کی۔"اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ هٰذَا كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ فَعَذِّبْهُ الْيَوْمَ فِيْ قَبْرِهٖ عَذَابًا لَمْ تُعَذِّبْهُ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ"۔ یعنی ''اے اللہ! یہ بندہ عذاب قبر پر ایمان نہیں رکھتا تھا اس کو آج قبر میں اتنا عذاب دے کہ تمام جہان والوں میں سے کسی کو بھی تو نے ایسا عذاب نہ دیا ہو''۔

خلاصہء کلام

سابقہ دلائل سے یہ بات روزِ روشن کی طرح ثابت ہوتی ہے کہ عذاب وثوابِ قبر کا عقیدہ سب سے پہلے نمبر پر قرآنِ مجید اور پھر احادیث صحیحہ ثابتہ متواترہ اور اجماعِ صحابہ واہل سنت سے ثابت ہے اسی سلسلہ کی یہ کتاب ہم آپ کی خدمت میں کمپیوٹر پر تحقیق شدہ ایڈیشن پیش کرنے کی سعادت حاصل کرر ہے ہیں اس کے مصنف عظیم سیرت نگار' علامہ صفی الرحمٰن مبارکپوری ہیں جو کہ تعارف کے محتاج نہیں ان کی عظیم کتاب "الرحیق المختوم" دنیا میں اپنا لوہا منوا چکی ہے۔

کتاب ہذا (قرآن مجید اور عذاب قبر) میں انہوں نے قرآن مجید کی آیات سے عذابِ قبر کا ثبوت دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کی اور ہم سب کی محنت اور کاوش کو قبول ومنظور فرمائے اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی نبینا محمد وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین۔

والسلام محمد افضل الاثری

مدیر مکتبۃ السنۃ الدار السلفیۃ لنشر التراث الإسلامی

18- سفید مسجد سولجر بازار نمبر: 1۔ کراچی

14 جمادی الثانی 1423ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

پیشِ لفظ از ناشر طبع اول

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پہلی امتیں ستر دو بہتر (72) فرقوں میں بٹ گئیں۔ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سب جہنم میں جائیں گے مگر ایک گروہ جنت میں جائے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سی جماعت ہوگی؟ فرمایا جس پر میں اور میرے صحابہ رضوان اللہ علیہم ہوں گے [1] لہٰذا مرقومہ بالا حدیث کے تحت نت نئے فرقے وجود میں آتے جا رہے ہیں مثلاً عذاب قبر کے منکر لاڈنوں ضلع ناگور' جودھپور سٹی' راجستھان میں کچھ حضرات اس خیال باطن کی آبیاری یا پروپیگنڈہ پھیلا رہے ہیں چنانچہ سال رواں فروری 1983ء میں راقم الحروف کو جودھپور راجستھان جانے کا اتفاق کئی سال میں ہوا۔ وہاں پر ایک کتابچہ "الجزاء بعد القضاء" میرے پاس [آیا]۔ کوئی حافظ صغیر احمد صاحب نامی جودھپور ہی کے باشندے نے یہ کتابچہ لکھ کر چھپوایا ہے۔ حافظ صاحب موصوف اور ان کے ہم خیالی حضرات جہاں

---

[1]۔ عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنه مرفوعا۔ جامع الترمذی مع التحفة باب إفتراق هذه الأمة ج:3ص:368' حديث نمبر:2753مستدرك حاكم۔

قال الألبانی رحمه الله: حسن' صحيح الترمذی 334/2' سلسلة الأحاديث الصحيحة:1348مشكوة :171' التحقيق الثانی۔

محمدی صاحب نے اس جگہ بخاری کا حوالہ دیا تھا جو کہ درست نہیں۔ (الأثری)

کہیں بھی ہوں وہ قرآنِ کریم کا مطالعہ انصاف کی رو سے شرح صدر کے ساتھ مفصل شرح اور تفسیر کے ساتھ کرنے کی تکلیف گوارا فرماویں۔ ان شاء اللہ انہیں حق مل جائے گا' بشرطیکہ ان کو حق کی تلاش ہو اور اگر خالی فتنہ پروری ان کا شیوہ ہے تو اللہ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے کیونکہ:۔

﴿ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ﴾۔[(البقرۃ:11)]

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴾۔[(القصص:177) وغیرہ]

﴿ فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ ﴾۔[(الحشر:2)قرآن کریم]

زیرِ نظر ایک علمی مقالہ عالم اسلام میں مانے ہوئے میرے ایک دوست جنہوں نے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چار سو صفحات پر بہترین مضمون لکھ کر رابطہ عالمِ اسلامی سے سوا لاکھ روپیہ اول انعام حاصل کیا ہے۔ جناب حضرت الحاج فاضل نوجوان مولانا صفی الرحمٰن صاحب اعظمی عافاھم اللہ نے قرآن شریف ہی سے عذابِ قبر ثابت کیا [ہے]۔

اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی عمر دراز کرے اور ان کے علم وعمل' درس وتدریس' تقریر اور تحریر سے پوری قوم کو فیض یاب ہونے کا موقع دے۔ آمین

دین دار خاں محمدی ناظم ادارہ احیاء الاسلام

موضع راہپواہ' پوسٹ پنگواں (پونا ماہانہ) ضلع گوڑ گانوہ۔ ہریانہ۔ 1984م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآنِ مجید اور عذابِ قبر

برِ صغیر (پاکستان اور ہند) کی ملتِ اسلامیہ کی بدقسمتی یا آزمائش کہہ لیجیے کہ یہ پورا خطہ پُر سوز طرح طرح کے دینی فتنوں کا آماجگاہ ہے اور یہاں خود مسلمانوں کے اندر سے اسلام دشمن فتنے جنم لیتے رہتے ہیں۔ کوئی صدی بھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو دین سے بے دخل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور اس سلسلے میں تشکیک کے نت نئے پہلو سامنے آتے رہتے ہیں۔ کچھ دنوں سے یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ قبر کے عذاب وثواب کا عقیدہ غلط اور قرآن کے خلاف ہے۔

پیشِ نظر کتابچہ میں اسی خیال کا جائزہ لیتے ہوئے یہ واضح کیا گیا ہے کہ یہ عقیدہ حدیث ہی کی طرح قرآن سے بھی ثابت ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس عقیدہ کو نہ ماننے والے حدیث کے تو منکر ہیں، ہی قرآن کے بھی منکر ہیں۔ یعنی ایسے لوگ نہ قرآن کو سمجھتے ہیں نہ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

پہلے یہ بات ذہن نشین کر لیجیے کہ عذاب وثوابِ قبر کا مطلب مردے کو برزخ میں یعنی موت کے بعد اور قیامت سے پہلے کی مدت میں عذاب یا ثواب ملنا [ہے]۔ اتنی سی بات ذہن میں رکھ کر قرآنِ مجید سے اس کا ثبوت سنیئے۔

پہلی دلیل

قرآن مجید میں شہیدوں کی بابت ارشاد ہے:۔

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ﴾۔(بقرۃ :154)

یعنی ''اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے جانے والوں کو یہ نہ کہو کہ وہ مردہ ہیں۔ بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم لوگ نہیں سمجھتے''۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا ط بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ o فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ o يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ﴾۔(آل عمران: 169-171)

یعنی ''وہ لوگ اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے گئے ہیں انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں، جو کچھ انہیں اللہ نے اپنے فضل سے دیا ہے اس سے یہ خوش ہیں اور جو لوگ ابھی ان کے پیچھے ہیں (یعنی

دنیا میں ہیں اور) ان سے ملے نہیں ہیں ان کے بارے میں خوش ہیں (اور اس پر خوش ہیں کہ) اللہ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا''۔

ان آیات سے واضح اور دوٹوک طور پر ثابت ہوتا ہے کہ شہدائے کرام کو اللہ کی راہ میں قتل کئے جانے کے بعد پھر زندگی عطا کر دی جاتی ہے اور یہ زندگی ہماری دنیاوی زندگی کی طرح نہیں ہوتی، بلکہ ایسی ہوتی ہے جسے ہم سمجھ نہیں سکتے، لیکن بہر حال مرحلۂ شہادت سے گزرنے کے بعد ان کے لئے زندگی ملنا اس قدر پختہ طور پر یقینی ہے کہ انہیں مردہ کہنے سے روک دیا گیا ہے۔ ان آیات پر ایک بار پھر نظر ڈالئے اور دیکھئے کہ ان آیات سے شہیدوں کے لئے صرف زندگی ہی عطاء کیا جانا ثابت نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہائے گوناں گوں سے بہرہ ور اور سرفراز کیا جانا بھی ثابت ہوتا ہے۔ پھر یہ نعمتیں جو دنیا سے تشریف لے جاتے ہی انہیں ملتی ہیں صرف انہیں کے لئے مخصوص نہیں ہیں بلکہ اسی طرح کی نعمتوں کی خوش خبری وہ اپنے ان مومن بھائیوں کے حق میں بھی جانتے ہیں جو ابھی دنیا سے گزرے نہیں ہیں اور ان شہیدوں کو یہ بھی بتلا دیا گیا ہے کہ ان نعمتوں کا سبب ایمان ہے۔ کیونکہ آیت کے آخر میں ﴿وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ کہا گیا ہے۔ ''اَجْرُ الشُّهَدَاءِ'' یا ''اَجْرُ الْمَقْتُولِيْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ'' نہیں کہا گیا ہے۔

حاصل یہ [ہے] کہ ان آیات سے برزخ ...... اور بلفظِ دیگر قبر ...... میں اہل ایمان کو ثواب ملنے کا پورا پورا ثبوت فراہم ہو رہا ہے۔

دوسری دلیل

قرآنِ مجید میں جگہ جگہ بتایا گیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو اللہ کی بندگی کی دعوت دی' فرعون نہ مانا' بہت سے نشانات دکھائے گئے تب بھی نہ مانا آخر موسیٰ علیہ السلام بنواسرائیل کو ساتھ لیکر نکل پڑے۔فرعون نے اپنے لاؤلشکر سمیت پیچھا کیا۔اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کیلئے دریا میں راستہ بنا دیا وہ پار ہونے لگے تو فرعون بھی اپنے لشکر سمیت اسی راستہ پر چل پڑا اور بنواسرائیل پار نکل گئے اور فرعون اپنے لشکر سمیت ڈبو دیا گیا۔اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سورۃ مؤمن میں فرمایا گیا:۔

﴿ فَوَقَاهُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ o اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِيًّا وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴾ ۔(المؤمن:45-46)

یعنی''اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو ان بری تدبیروں سے بچالیا جو فرعون اور اس کی قوم نے کی تھیں اور قوم فرعون کو برے عذاب نے گھیر لیا۔یہ لوگ آگ پر صبح شام پیش کیے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی (اللہ حکم دے گا کہ) قوم فرعون کو نہایت سخت عذاب میں مبتلا کردو''۔

یہ تو معلوم ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور بنواسرائیل کو بچا کر فرعون اور اس کی قوم کو جس

عذاب میں گھیرا گیا تھا وہ دریا میں ڈبوئے جانے والا عذاب ہے جس سے پورا فرعونی لشکر مر کر ختم ہو گیا اب سوال یہ ہے کہ ان کے مر جانے کے بعد قیامت قائم ہونے سے پہلے ان کے بارے میں جو یہ ذکر کیا گیا ہے کہ ان کو صبح و شام آگ پر پیش کیا جاتا ہے۔ اگر یہ عذاب برزخ نہیں ہے تو کون سا عذاب ہے۔

یہاں ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ فرعون اور اس کی قوم کو یہ عذاب کیوں دیا جا رہا ہے؟

جواب صاف ہے کہ ان کا قصور قرآن میں جگہ جگہ یہی بتایا گیا ہے کہ انہوں نے سرکشی کی۔ یعنی اللہ اور اس کے نبیوں پر ایمان نہیں لائے' ان کی اطاعت و پیروی نہیں کی' شرک و بت پرستی اور نافرمانی و تکبر کی راہ پر چلتے رہے۔

اب سوال یہ ہے کہ ان برائیوں اور ان جرائم کی وجہ سے جب فرعون اور اس کی قوم کو عالم برزخ میں عذاب ہو رہا ہے تو جو لوگ اور جو قومیں یہی قصور کر کے دنیا سے جائیں گے انہیں عالم برزخ میں عذاب کیوں نہیں ہو گا؟

کیا اللہ تعالیٰ بے انصاف ہے کہ قوم فرعون نے ایک جرم کیا تو انہیں عذاب دے رہا ہے لیکن وہی جرم دوسری قومیں کریں گی تو انہیں عذاب نہیں دے گا؟

تیسری دلیل

عام کفار کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

﴿وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْھِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ط اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْھُوْنِ بِمَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ غَیْرَ الْحَقِّ وَکُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِہٖ تَسْتَکْبِرُوْنَ﴾۔(الأنعام:93)

یعنی ''اور اگر آپ دیکھ لیں جب کہ ظالمین موت کی سختیوں میں ہوں اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھائے ہوئے ہوں کہ تم اپنے نفسوں کو نکالو۔ آج تمہیں اس سبب سے ذلت کا عذاب دیا جائیگا کہ تم اللہ پر ناحق بولتے تھے اور اس کی آیاتوں سے استکبار کرتے تھے''۔

دیکھئے! کتنی صراحت اور صفائی کے ساتھ کہا گیا ہے کہ کفار کو ان کی عین وفات کے وقت یہ خبر سنائی جاتی ہے کہ آج تمہیں عذاب دیا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ عذاب قیامت

کے دن کا عذاب نہیں ہے۔ کیونکہ جس دن کسی کافر کی موت واقع ہو رہی ہے وہ قیامت کا دن نہیں، درآنحالیکہ عذاب اسی دن آپڑنے کی خبر دی جارہی ہے اور یہ عذاب دنیا کا عذاب بھی نہیں ہے کیونکہ جس وقت ان کی روح کھینچی جارہی ہے عین اس وقت انہیں یہ بتایا جارہا ہے کہ آج تمہیں عذاب دیا جائے گا۔ یعنی جس عذاب کے دیئے جانے کی خبر دی جارہی ہے ابھی وہ شروع نہیں ہوا درآنحالیکہ روح نکالی جارہی ہے۔ پس یہ عذاب مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے کا عذاب ہوا۔ لہٰذا یہ قطعاً عذاب برزخ ہوا۔

چوتھی دلیل

سورۃ طور میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف اہلِ مکہ کی چہ میگوئیوں اور نکتہ چینیوں کا جواب دینے کے بعد فرمایا ہے:۔

﴿فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِىْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ـ يَوْمَ لَا يُغْنِىْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ـ اِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾۔ (الطور:45-47)

یعنی ”انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے دوچار ہوں جس میں وہ بے ہوش کر دیئے جائیں گے۔ جس دن ان کا داؤ کچھ کام نہ دے سکے گا اور نہ انکی مدد کی جائے گی اور یقیناً ظالموں کیلئے اسکے علاوہ بھی عذاب ہے اور لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے“۔

غور فرمایئے کہ ظالمین مکہ کے لئے قیامت کے دن کے علاوہ جو عذاب ہے اس سے کون سا عذاب مراد ہو سکتا ہے۔ جبکہ تاریخی شہادتوں سے یہ بات معلوم ہے کہ ان میں سے بہت سے افراد اس دنیا سے عذاب پائے بغیر ہی گزر گئے تھے۔ لہٰذا اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں کہ اسے عذابِ برزخ تسلیم کیا جائے۔

پانچویں دلیل

تقریباً اسی سے ملتی بات سورۂ توبہ میں منافقوں کے متعلق کہی گئی ہے۔ ارشاد ہے:۔

﴿سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ﴾۔(التوبة :101)

''ہم انہیں عنقریب دو مرتبہ عذاب دیں گے .... پھر انہیں زبردست عذاب کی طرف پلٹایا جائے گا''۔

زبردست عذاب سے مراد حتمی طور پر قیامت کے بعد کا عذاب ہے۔ اب اس سے پہلے دو مرتبہ کا عذاب تو اس میں سے ایک تو اس دنیائے فانی کی ذلت ورسوائی ہے جس سے منافقین کو دو چار ہونا پڑا اور دوسرے مرنے کے بعد کا عذاب قبر ہے۔ کیونکہ بہت سے منافقین کو اس دنیا میں انہیں ایک ہی عذاب دیا گیا دو نہیں۔ اس کے برعکس بعض بعض منافقین کو بار بار ذلت ورسوائی سے دو چار ہونا پڑا۔ اب اگر ہر مرتبہ کی ذلت کو ایک بار کا عذاب کہیں تو انہیں دنیا میں دو مرتبہ کے بجائے کئی مرتبہ عذاب ہو گیا۔ اس لئے ان کے حق میں دو مرتبہ عذاب دینے کی بات بے معنی ہو جاتی ہے۔ البتہ دنیا کی ساری رسوائیوں کو ایک عذاب اور قبر کی سختیوں اور گرفتوں کو دوسرا عذاب قرار دیں تو یہ عین تاریخی شہادت اور واقعات کے مطابق ہے۔

قرآنِ مجید کی ان آیات اور بیانات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس حقیقت اور عقیدے کے ثبوت میں کوئی کسر نہیں رہ جاتی کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیکوکار اور صالح بندوں کو موت کے بعد اور قیامت سے پہلے یعنی عالم برزخ اور قبر میں اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے اور بدعمل اور گمراہ لوگوں کو عالم برزخ اور قبر میں سزا اور عذاب دیتا ہے۔

یعنی عذابِ قبر اور ثوابِ قبر کا عقیدہ بالکل صحیح اور برحق ہے اور اس کا انکار صاف طور پر قرآن کا انکار ہے۔

اللہ ہمیں اور سارے مسلمانوں کو حق قبول کرنے کی توفیق دے اور اپنے عذابِ قبر اور گرفت سے محفوظ رکھ کر اپنی نعمتوں سے نوازے۔

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا، وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَ اَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ ۔

محمد دین دار خان بیچین

صورِ بیداری

جاگ جاگ اے مسلمان اب نیند سے
تیرے سونے کا اب وقت باقی نہیں
جاگ جلدی سے تو اور جگا قوم کو
تیرے سونے کا وقت اب باقی نہیں
کہہ رہا ہے زمانہ تو سن غور سے
گزرنا ہے گر [تجھ ❶] کو اس دور سے
حال اپنا [سنوار' تو ❷] ہر طور سے
تیرے سونے کا اب وقت باقی نہیں
کر نظر اپنی موجودہ حالات پر
دن بہ دن کے فسادات و آفات پر
گر نہ سنبھلے گا اب بھی تو مٹ جائے گا
تیرے سونے کا اب وقت باقی نہیں

اصل کتاب میں ان مقامات پر یہ الفاظ ہیں: ❶ ''تم''۔ ❷ ''سنوار و تم''

اور قومیں کہیں سے کہیں جا چکیں

تجھ کو آپس کے جھگڑوں سے فرصت نہیں

ہوش کر اور سنبھل کر کے رکھ قدم

تیرے سونے کا اب وقت باقی نہیں

تیری دنیا لٹی ! تیری عقبیٰ لٹی

لُٹ گیا تجھ سے جو کچھ تھا وہ بالیقین

تجھ میں قومی حمیت بھی ہے کہ نہیں

تیرے سونے کا اب وقت باقی نہیں

تیری عزت لٹی ! تجھ کو کیا ہو گیا

تیری عصمت لٹی ! تجھ کو کیا ہو گیا

تو نے چیخیں سنیں ! سن کے پھر سو گیا

تیرے سونے کا اب وقت باقی نہیں

جھگڑے سنی' وہابی کے تو چھوڑ دے

سارے زُنّارِ باطل کو تو توڑ دے

اڈے شرک اور بدعات کے پھوڑ دے

تیرے سونے کا اب وقت باقی نہیں

باشرع بن ' مجاہد و غازی تو بن

تاکہ جلدی سدھر جائے قومی چلن

نئی اک لگا سب کے دل میں لگن

تیرے سونے کا اب وقت باقی نہیں

سارے مسلم جوانوں کو تو ساتھ لے

پنج وقتہ مساجد میں اذان دے

کر دعائیں تو رو رو کے اللہ سے

تیرے سونے کا اب وقت باقی نہیں

ہے [اللہ ❶] سے دعا اب یہ بیچینؔ کی

لاج رکھ لے [الٰہی ❷] میری قوم کی

پہلے بیچینؔ تو اپنی حالت بدل

تیرے سونے کا اب وقت باقی نہیں

اصل کتاب میں ان مقامات پر یہ الفاظ ہیں: ❶ ''خدا''۔ ❷ ''خدایا''

عذابِ قبر سے پناہ کی دُعا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلَاةِ۔ "اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَ الْمَغْرَمِ" [1]

ترجمہ: ''ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے'' اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں' اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں' اور زندگی کے فتنے اور موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں' اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

---

[1]۔ بخاری کتاب الأذان' باب الدعاء قبل السلام۔ حدیث نمبر: 832' 6368' 6375' 6376' 6377۔

مکتبۃ السنۃ کی دیگر مطبوعات
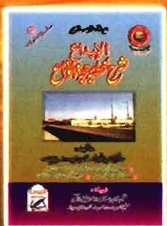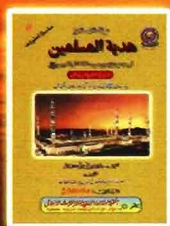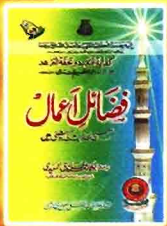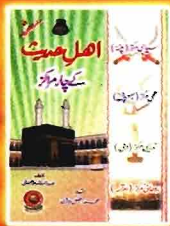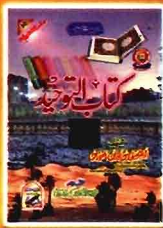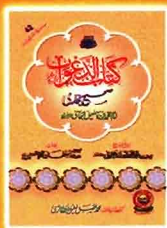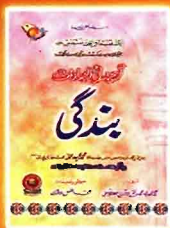
اشاعتِ اسلام کا منہج سلف صالحین کے طرز پر عظیم مرکز

Designed by Fair Fan